تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

November 20, 2024

پریس ریلیز

’لاپتہ لیڈیز‘: ایس این سی ڈبلیو ایس - جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ہندوستان کی جانب سے آسکر کے لیے دعویداری پیش کرنے والی فلم لاپتہ لیڈیز کا صنف پر مبنی تنقیدی تجزیہ کا اہتمام کیا

سروجنی نائیڈو مرکز برائے نسواں مطالعات (ایس این سی ڈبلیو ایس) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مشہور فلم ساز محترمہ کرن راؤ کی ہدایت میں تیار اور کافی سراہی گئی اور ہندوستان کی جانب سے آسکر کے لیے دعویداری پیش کرنے والی فلم لاپتہ لیڈیز کا صنف پر مبنی تنقیدی نظریے سے جائزہ لینے کے لیے ایک آن لائن فلم مباحثہ کا انعقاد کیا۔ معاصر ہندوستان میں خواتین کی ایجنسی اور ان کی شناخت کو فلم میں کس طرح پیش کیا گیا ہے اس کا جائزہ لینے کے لیے پروگرام میں اسکالر اور طلبا شامل ہوئے۔

شاعر، مصنف اور مترجم ڈاکٹر صبا بشیر، شعبہ انگریزی، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروگرام کی ماہر خصوصی تھیں جب کہ سروجنی نائیڈو سینٹر کی اعزازی ڈائریکٹر اور صدر شعبہ سیاسیات پروفیسر بلبل دھر جیمس نے پروگرام کی صدارت کی۔ سینٹر کے ڈاکٹر ادفر شاہ نے پروگرام کو کوآرڈی نیٹ کیا اور پروگرام کے انعقاد میں طالب علموں شبھانگی، زویا اور ویبھو نے بھرپور تعاون دیا۔

دو ہزار ایک میں دیہی ہندوستان کے پس منظر میں تیار اس دیسی فلم میں دو دلہنوں کا قضیہ پیش کیا گیا ہے جو ٹرین کے سفر کے دوران حادثاتی طور پر ایک دوسرے سے بدل جاتی ہیں۔ دراصل فلم خواتین کی شناخت، خودمختاری اور پدرانہ نظام کی ساخت کے خلاف مزاحمت کے سلسلے میں گہرے بیانیہ کو طشت از بام کرتی ہے۔ سطح پر شناخت کی غلطی سے پیدا ہونے والی مزاحیہ کہانی اس طور پر منفرد ہو جاتی ہے خواتین ایسے حالات میں کس طرح مزاحمت ہوتی ہیں اور کس طرح بعض حالات میں سماجی و معاشرتی حد بندیوں کو منہدم کرنے کی کہانی رقم کرتی ہیں، فلم ان امور کو باریکی سے جائزے پر مبنی ہے۔

ہندوستان کے سماجی و تہذیبی تناظر میں صنفی جدلیات اور سماج کی روایتی فکر کے برتاؤ پر مباحثہ مرکوز تھا۔ ڈاکٹر صبا بشیر نے فلم میں صنف کے تعلق سے زبان کی باریکیوں کے جملہ پہلوؤں کو خوبی سے اجاگر کیا۔ آسکر کے لیے فلم کی انٹری پر اظہار خیال کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ’لاپتہ لیڈیز‘ کے سلسلے میں عملاً یہ بات دلچسپ ہے کہ کس طرح اس نے تہذیبی تناظر کو شناخت، آزادی اور انکشاف ذات کی آفاقی تفہیم میں تبدیل کیا۔ یہ گندی اور غلاظت سے بھرپور لانڈری کو ہوا دینے کے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ فلمی دنیا کو ایسی کہانیوں سے پُر کرنے کی بات ہے جو مستند طور پر انڈین ہوتے ہوئے بھی آفاقی انسان کے لیے اپیل رکھتی

ہے۔انھوں نے مزید کہا کہ 'ہمارے لیے حقیقی خوشی اور مسرت کی بات یہ ہے کہ ہمارے سینما نے ترقی کی ہے، فنی لحاظ سے دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ تنقیدی نقطہ نظر سے بھی آگاہ ہے جو مقامیت میں پیوستگی کے باوجود عالمی طور پر معنویت سے اپنا رشتہ استوار رکھے ہوئے ہے۔

پروفیسر بلبل دھر جیمس نے اس نوع کی فلموں کی معنویت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ 'ایسے بیانیوں کا بین الاقوامی سطح پر سراہے جانا ہماری جھجک کو نہیں بتاتا بلکہ بحیثیت معاشرہ ہم اپنے چیلنجیز سے آرٹ کے توسط سے کس طرح نبرد آزما ہو رہے ہیں جو ہماری ہمت اور حوصلے کو پیش کرتا ہے۔اپنی تہذیبی شان کو برقرار رکھتے ہوئے ہمارے احتساب ذات کی صلاحیت کا ثبوت ہے۔جب ہم اپنی کہانی پوری ایمانداری اور فنی وحدت کے ساتھ پیش کرتے ہیں تو ہم کسی سے اس کی منظوری کے خواہاں نہیں ہوتے بلکہ انسانی تجربات ومشاہدات کے متعلق عالمی مکالمے میں شریک ہوتے ہیں۔

لاپتہ لیڈیز فلم پر مباحثہ ہندوستانی سماج کے لیے ایک جھروکے کا کام کر رہا ہے جہاں معاصر ہندوستان میں غلط فہمی پر مبنی شناختوں سے خواتین کے وجود، انتخاب اور جملہ شعبہ ہائے زندگی میں ان کی نمائندگی کے سلسلے میں گہرے اور سنجیدہ مذاکرہ اور گفتگو کے لیے راہیں ہموار ہوتی ہیں۔سماج کے سنجیدہ مسائل کے فنکارانہ اظہار نے اکیڈمکس اور سامعین وحاضرین میں ایک بامعنی گفتگو کی فضا تیار کر دی۔ یہ پروگرام سماج کے اہم سنجیدہ مسائل پر بات چیت اور مذاکرے کے ضمن میں میڈیا کے رول کا اہم ثبوت ہے اور ساتھ ہی صنفی عینک سے ایسے بیانیوں کا جائزہ لینے کے لیے تعلیمی جگہوں کی اہمیت کا بھی ثبوت ہے۔ پروگرام آن لائن ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ماہرین اور شرکائے مباحثہ کے درمیان صنف، میڈیا اور تہذیبی بیانیوں کے متعلق اہم اور جامع گفتگو ہوئی۔

ڈاکٹر ادفر شاہ، پی آر ایس این سی ڈبلیو ایس اور فلم ڈسکشن کے کوآرڈینیٹر نے مرکزی خیال کا تعارف پیش کیا اور کہا کہ 'لاپتہ لیڈیز' انتہائی خوش اسلوبی سے روایتی بیانیوں کو منہدم کرتا ہوا، لطیف مزاحیہ انداز میں طبقہ اور علاقائی شناختوں کو پیش کرتی ہے۔

اور دیہی خواتین کی مزاحمتی حکمت عملیوں اور سماجی روایات کو چیلنج کرنے والی ایک پرقوت ناقد کے طور پر پیش کرتی ہے۔

ڈاکٹر ادفر شاہ اور طالب علم کوآرڈینیٹر زوبیا کے اظہار تشکر پر پروگرام ختم ہوا۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی